فون نمبر ۹۰ بسم اللہ الرحمن الرحیم رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
یوم شنبہ
روشن دین تنویر
The Daily
ALFAZL
RABWAH
قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۱۲ | ۲ وفا ۱۳۴۵ ہش ۱۲ ربیع الاول ۱۳۸۶ھ ۲ جولائی ۱۹۶۶ء | نمبر ۱۵۲

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حقیقی پاکی اور پاک زندگی حاصل کرنے کے تین طریق

٭ تدبیر اور مجاہدہ ٭ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا ٭ صحبت کاملین و صالحین

"حقیقی پاکی تب حاصل ہوتی ہے جب انسان گندی زندگی سے توبہ کرکے ایک پاک زندگی کا خواہاں ہو اور اس کے حصول کے لئے صرف تین باتیں ضروری ہیں۔ ایک تدبیر اور مجاہدہ کہ جہاں تک ممکن ہو گندی زندگی سے باہر آنے کے لئے کوشش کرے اور دوسری دعا کہ ہر وقت جناب الٰہی میں نالاں رہے تا وہ گندی زندگی سے اپنے ہاتھ سے اس کو باہر نکالے اور ایک ایسی آگ اس میں پیدا کرے جو بدی کے خس و خاشاک کو بھسم کر دے۔ اور ایک ایسی قوت عنایت کرے جو نفسانی جذبات پر غالب آجائے اور چاہیئے کہ اسی طرح دعائیں لگا رہے جب تک کہ وہ وقت آجائے کہ ایک الٰہی نور اس کے دل پر نازل ہو اور ایک ایسی چمکتی ہوئی شعاع اس کے نفس پر گرے کہ تمام تاریکیوں کو دور کر دے اور اس کی کمزوریاں دور فرمائے۔ اور اس میں پاک تبدیلی پیدا کرے کیونکہ دعاؤں میں بلاشبہ تاثیر ہے۔ اگر مُردے زندہ ہو سکتے ہیں تو دعا سے۔ اور اگر اسیر رہائی پا سکتے ہیں تو دعاؤں سے اور اگر گندے پاک ہو سکتے ہیں تو دعاؤں سے۔ مگر دعا کرنا اور مرنا قریب قریب ہے۔ تیسرا طریق صحبت کاملین اور صالحین ہے۔ کیونکہ ایک چراغ کے ذریعہ سے دوسرا چراغ روشن ہو سکتا ہے غرض یہ تین طریق ہی گناہوں سے نجات پانے کے ہیں۔ جن کے اجتماع سے آخر کار فضل شامل حال ہو جاتا ہے۔"

(لیکچر سیالکوٹ صفحہ ۲۴)

اخبار احمدیہ

٭ ربوہ یکم جولائی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

٭ ربوہ۔ حضرت سیدہ مہر آپا صاحبہ مطلع فرماتی ہیں:۔
"بیگم ڈاکٹر عبد الحمید صاحب ریٹائرڈ چیف میڈیکل آفیسر ریلوے پندرہ روز سے ریلوے ہسپتال میں داخل ہیں۔ سانس میں رکاوٹ کی تکلیف تھی۔ کافی مقدار میں خون آلود پانی نکالنے سے افاقہ ہوا۔ تو بخار اموسس ہو گیا۔ حلق میں اور زبان پر چھالوں کی وجہ سے کھانے پینے میں تکلیف ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی علالت اور خاص دعا کی تحریک

ربوہ یکم جولائی۔ حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ مدظلہا تشویشناک طور پر بیمار ہیں۔ کل دو دفعہ سانس بند ہو جانے کا دورہ پڑا۔ احباب جماعت خاص توجہ اور درد کے ساتھ بالالتزام دعائیں کریں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ موصوفہ کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ

اہل ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم مورخہ ۲ جولائی بروز ہفتہ صبح ۷ بجے مسجد مبارک میں منعقد ہوگا۔ تمام احباب وقت مقررہ سے چند منٹ پیشتر ہی مسجد میں پہنچ جائیں اور جلسہ میں شرکت فرمائیں۔ جلسہ کے دوران تمام کاروبار بند رہیں گے مستورات کے لئے پردہ کا انتظام ہوگا۔ (صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ ربوہ)

فضل عمر فاؤنڈیشن کے متعلق
احمدی خواتین کی ذمہ داری

حضرت سیدہ ام متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے احمدی خواتین کو فضل عمر فاؤنڈیشن میں چندہ دینے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس چندہ کے جمع کرنے کی ذمہ داری صرف مردوں پر عائد نہیں ہوتی بلکہ عورتوں پر مردوں سے بھی زیادہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ جن کی بہبودی اور ترقی کے لئے حضرت فضل عمرؓ نے اپنی تمام قوتیں اور صلاحیتیں خرچ کر دیں"

امید ہے جماعت کی خواتین اپنی ذمہ داری کے ادا کرنے میں جماعت کے مردوں سے کسی طرح بھی پیچھے نہ رہیں گی۔ (سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۶ء

اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہلاکت سے بچا سکتا ہے

اس زمانہ میں ہم دیکھتے ہیں کہ یورپ نے انتہائی مادی ترقی کر لی ہے اور دنیوی طاقت میں وہ ساری دنیا کی اقوام سے آگے بڑھ گیا ہوا ہے۔ اس طرح وہ ساری دنیا پر مادی طاقت کے بل بوتے پر حکومت کر رہا ہے۔ سائنس اور فلسفہ میں آج یورپ کا کوئی مقابلہ نہیں کر سکتا۔ یورپ نے یہ ترقی یونہی حاصل نہیں کی بلکہ اس کو حاصل کرنے کے لئے اس نے محنت کی ہے۔ چنانچہ آج وہ اپنی محنت کے درخت کا پھل کھا رہا ہے۔ لیکن سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا جو ترقی بظاہر اس وقت اہل یورپ نے کی ہے۔ وہ یورپ کے لئے حقیقی خوشیاں اور حقیقی اطمینان بخش ثابت ہوئی ہے۔ اس کو سمجھنے کے لئے ہمیں یورپ اور امریکہ کے معاشرتی حالات کا مطالعہ کرنا چاہیئے۔ جو اکثر اخبارات اور مضامین کے ذریعہ ہم تک بھی پہنچ جاتے ہیں۔

ان اخبارات کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ گو یورپ نے بے حد مادی ترقی کر لی ہے۔ مگر وہاں وہ حقیقی خوشی اور اطمینان پیدا نہیں ہوا۔ جو انسان فطرۃً چاہتا ہے۔ چنانچہ دانشمندان مغرب آئے دن اس پرخطرہ کی آواز اٹھاتے رہتے ہیں اور انتباہ کرتے رہتے ہیں کہ اگر یورپ اور امریکہ نے اپنی اخلاقی حالت درست نہ کی تو اس بات کا امکان ہے کہ ان ممالک کے رہنے والے انسان کے درجہ سے گر حیوان کے درجہ کو پہنچ جائیں اور حقیقت یہی ہے۔ چنانچہ آج کل اخلاق کا معیار یورپ میں اور ان کے زیر اثر تمام دنیا میں اقتصادی فتح رہ گئی ہے۔ حکومتیں اس بات کا اندازہ نہیں کرتیں کہ ملک کی اخلاقی حالت کیا ہے۔ بلکہ صرف اس بات کو دیکھتی ہیں کہ اس کو اقتصادی استحکام کس قدر حاصل ہے۔

فی ذاتہ کسی قوم کی اعلیٰ اقتصادی حالت بری نہیں ہے۔ لیکن جب دوسری طرف اخلاقی اقدار کا دیوالہ نکل چکا ہو تو یہ دنیوی طاقت چنداں مفید بھی نہیں۔ اور انسان میں جو اعلیٰ اوصاف ہیں وہ ختم ہو جاتے ہیں۔ دن رات پیسہ کی فکر لگی رہتی ہے اور سچ پوچھو تو آج نہ صرف یورپ کی بلکہ تمام دنیا کی یہی حالت ہو گئی ہے لوگ دنیا کا مال کمانے کی طرف اس قدر جھک گئے ہوئے ہیں کہ اکثر وہ اخلاقی اقدار اور مذہبی احکام کو بالکل نظر انداز کر دیتے ہیں۔ مکارم اخلاق کی تربیت میں جہاں بہتر اقتصادی حالت فی ذاتہٖ بری نہیں۔ وہاں سب سے بڑی روک بھی یہ رجحانات بن جاتے ہیں۔ ہزار در ہزار لوگ ہیں جن کو فقط دنیا کمانے کی فکر لگی رہتی ہے۔ کبھی ان کی نظر زندگی کے مآل کی طرف مبذول نہیں ہوتی۔ اور اس وجہ سے ایک ایسا معاشرہ نشوونما پا رہا ہے جو ایک دن لازماً حیوانی معاشرہ بن جائے گا۔ ہر قسم کے جرائم جائز قرار پا جائیں گے۔ چنانچہ یہ دور شروع ہو چکا ہے۔ یورپ میں بعض ایسے کام بھی اب جائز قرار دیئے جانے لگے ہیں۔ جو پہلے انسانی اخلاق کے لئے زہر کا حکم رکھتے تھے۔ چنانچہ یورپین تہذیب میں محض بدکاری قابل مؤاخذہ نہیں ہے۔ اور ہر قسم کی بے حیائی جائز تصور کی جاتی ہے بدکاری کی سزا صرف اس صورت میں دی جاتی ہے جب کوئی شادی شدہ عورت اس کی مرتکب ہو۔ اور اس کا شوہر استغاثہ کرے۔ لیکن اگر کوئی استغاثہ نہ کرے تو اس کی کوئی سزا نہیں ہے۔ البتہ ایسے قوانین ضرور وضع کئے گئے ہیں کہ پبلک میں ایسے افعال کا ارتکاب کرنے والا مستوجب سزا ہو گا۔ لیکن یہ قوانین صرف تحریری زیب و زینت بنے ہوئے ہیں فی الواقعہ ان پر کوئی عمل نہیں کیا جاتا۔ یورپ میں بعض مقامات پر ایسا لباس جائز قرار دیا گیا ہے۔ جو کسی مہذب سوسائٹی میں بے حیائی کا لباس سمجھا جاتا تھا۔

الغرض اقتصادی رجحانات کی وجہ سے ساری دنیا کا معاشرہ فاسد بگڑ گیا ہے۔ اخلاقی اقدار اور مذہبی رجحانات سخت کمزور ہو گئے ہیں۔ اور بقول دانشمندان مغرب اگر دنیا اسی ڈگر پر بڑھتی چلی گئی۔ تو ایک دن انسان خالص حیوان بن کر رہ جائے گا۔ اور ہر قسم کے جرائم جائز قرار پا جائیں گے۔ جس سے یہ دنیا فی الواقعہ جہنم زار بن جائیگی

اس طرح یورپ میں بھی ایسے لوگ موجود ہیں جو اس حالت پر تاسف کناں ہیں۔ لیکن محض تاسف سے کیا ہو سکتا ہے۔ اور انسان نے جو گرہیں اپنی عقلمندی سے زندگی میں ڈال دی ہیں۔ وہ ناخن تدبیر سے اب کس طرح کھل سکتی ہیں۔ اب تو ہر ملک میں شور برپا ہو گیا ہے۔ نوجوانوں نے خاص کر طلباء اور طالبات نے ایک اودھم مچا رکھا ہے۔ کئی قسم کے فحش ناچ ایجاد ہو گئے ہیں۔ لوٹ مار اور فسادات عام ہوتے جا رہے ہیں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ آج ایسا زمانہ آ گیا ہے کہ صرف اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہی انسان کو ہلاکت سے بچا سکتا ہے۔ جس میں وہ اپنے تدبر اور تعقل سے گرفتار ہو گیا ہے۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا انسان اس ہلاکت سے بچ سکتا ہے۔ قرآن کریم کا جواب ہے کہ ہاں بچ سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے صحیح ایمان پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے روشنی ملنے پر ہی پیدا ہو سکتا ہے۔ البتہ انسان اس روشنی سے اسی وقت فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ جب وہ اس کے حصول کے لئے اتنی ہی محنت اور مشقت اٹھائے جتنی کہ وہ دنیا کے لئے کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے۔

لقد خلقنا الانسان فی احسن تقویم ثم رددناہ اسفل سافلین
الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات فلھم اجر غیر ممنون۔

یعنی ہم نے انسان کو بہترین صورت میں پیدا کیا ہے۔ مگر وہ اسفل سافلین میں گر جاتا ہے۔ البتہ جو لوگ ایمان لاتے ہیں اور نیک اعمال بجا لاتے ہیں۔ ان کے لئے غیر محدود انعامات ہیں ثم رددناہ اسفل سافلین کے یہ معنی ہیں کہ انسانی فطرت میں پستی کی طرف لڑھکنے کے رجحانات بھی موجود ہیں۔ پیدائش تو اس کی اچھی صورت میں ہوتی ہے۔ یعنی پیدائش کے وقت وہ معصوم ہوتا ہے۔ مگر بڑا ہو کر اگر وہ برائی کی طرف لڑھک جائے۔ تو ایسا بھی ہو جاتا ہے۔ اس کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اللہ تعالیٰ خود اس کو پستی میں گراتا ہے کیونکہ آگے جو یہ آتا ہے کہ الا الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات۔ یہ اس بات کو واضح کر دیتا ہے کہ انسان کو نیکی اور بدی کی راہ اختیار کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ جو راستہ وہ چاہے اختیار کر سکتا ہے۔ لیکن ایک جگہ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ نفس امارہ کا رجحان برائی کی طرف ہوتا ہے۔ اس لئے ضرور ہے کہ ایمان لانے اور اعمال صالحہ بجا لانے میں مشقت کی جائے۔ انسان ڈھلوان پر پھسل تو آسانی سے جاتا ہے۔ مگر چڑھنا محنت طلب ہوتا ہے۔ ثم رددناہ اسفل سافلین میں یہی وضاحت کی گئی ہے۔ اور بتایا گیا ہے کہ برائی کی طرف انسان جلد لڑھک جاتا ہے۔ مگر ایمان لانا اور اعمال صالحہ بجا لا کر غیر محدود انعامات حاصل کرنا ذرا مشکل کام ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

”دینی اور دنیاوی علوم میں یہ فرق ہے کہ دنیاوی علوم کی تحصیل اور ان کی باریکیوں پر واقف ہونے کے لئے تقوےٰ طہارت کی ضرورت نہیں ہے۔ ایک پلید سے پلید انسان خواہ کیسا ہی فاسق فاجر ہو ظالم ہو وہ ان کو حاصل کر سکتا ہے۔ چوڑھے چمار بھی ڈگریاں پا لیتے ہیں۔ لیکن دینی علوم اس قسم کے نہیں کہ ہر ایک ان کو حاصل کر سکے۔ ان کی تحصیل کے لئے تقوےٰ اور طہارت کی ضرورت ہے۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔ لا یمسہ الا المطھرون۔ پس جس شخص کو دینی علوم حاصل کرنے کی خواہش ہے۔ اسے لازم ہے کہ تقوےٰ میں ترقی کرے۔ جس قدر وہ ترقی کرے گا اسی قدر لطیف دقائق اور حقائق اس پر کھلیں گے۔

تقوےٰ کا مرحلہ بڑا مشکل ہے۔ اسے وہی طے کر سکتا ہے جو بالکل خدا تعالیٰ کی مرضی پر چلے۔ جو وہ چاہے وہ کرے۔ اپنی مرضی نہ کرے بناوٹ سے کوئی حاصل کرنا چاہے تو ہرگز نہ ہو گا۔ اس لئے خدا کے فضل کی ضرورت ہے اور وہ اسی طرح سے ہو سکتا ہے کہ ایک طرف تو دعا کرے۔ اور ایک طرف کوشش کرتا رہے۔ خدا تعالیٰ نے دعا اور کوشش دونوں کی تاکید فرمائی ہے۔

ادعونی استجب لکم

میں تو دعا کی تاکید فرمائی ہے۔ اور

والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا

میں کوشش کی۔ جب تک تقوےٰ نہ ہو گا اولیاء الرحمٰن میں ہرگز داخل نہ ہو گا اور جب تک یہ نہ ہو گا، حقائق اور معارف ہرگز نہ کھلیں گے۔ قرآن شریف کی عروس اسی وقت پردہ اٹھاتی ہے۔ جب اندرونی غبار دور ہو جاتا ہے۔“

(ملفوظات جلد ششم صفحہ ۲۲۶-۲۲۷)

سیرالیون میں تبلیغ اسلام

۲۲۳ افراد کا قبولِ حق - ایک اور سکول کا اجرا - ٹیلی ویژن پر تبادلہ خیالات
ایک تبلیغی جلسہ - تصاویر اور لٹریچر کی وسیع اشاعت

رپورٹ از اپریل تا جون ۱۹۶۶ء

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر مبلّغ انچارج سیرالیون)

خدا تعالیٰ کے فضل سے جملہ پاکستانی اور مقامی مبلّغین اپنے تبلیغی و تربیتی فرائض کی انجام دہی میں منہمک رہے اور اس عرصہ میں ان کی کوششوں سے ۲۲۳ نیک روحوں کو سلسلہ احمدیہ میں شمولیت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ممبولو چیفڈم کے علاقہ کو جو خالصۃً مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے عیسائی مشنوں نے اسے اپنے دام تزویر میں لانا چاہا۔ احمدی مبلّغین نے تندہی سے ان کے اس اقدام کو روکا اور جوانمردی سے ان کا مقابلہ کیا۔ مولوی عبدالشکور صاحب اور مولوی داؤد احمد صاحب حنیف اب اس علاقہ میں پہنچ چکے ہیں اور کام خوش اسلوبی سے کرنا شروع کر دیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکی مساعی میں برکت ڈالے اور سعید روحوں کو حقیقی اسلام شناسی سے مشرف فرمائے۔ آمین۔

سیرالیون کو ۱۹۶۱ء میں برطانوی اقتدار سے آزادی حاصل ہوئی تھی۔ ۲۷؍ اپریل کو یومِ آزادی کی تقریب وسیع پیمانے پر منائی گئی۔ اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعتِ احمدیہ کو یہ امتیاز حاصل ہوا کہ حکومت کی درخواست پر ہماری مسجد سے جمعہ کے روز اس تقریب کے مناسب حال خطبہ دیا گیا جسے حکومت نے سیرالیون براڈکاسٹنگ سروس سے افادہ عام کے لئے نشر کیا۔

اس خطبہ کی بہت شہرت ہوئی اور حکومت کے عمائدین خود وزیر اعظم صاحب اور دوسرے لوگوں نے اس خطبہ کو سنا۔ اور اس پر اظہارِ مسرت کیا۔

اس موقعہ پر یہاں کے اخبار ڈیلی میل میں جماعت کی طرف سے اہلِ وطن کے نام مبارکباد کا پیغام شائع ہوا۔ اس وقت سیرالیون بلکہ سارے مغربی افریقہ میں سیاسی حالات بڑی سرعت کے ساتھ تبدیل ہو رہے ہیں۔ ایک عرصہ سے یہاں یہ مسئلہ زیرِ غور ہے کہ مختلف قبائل میں یکجہتی اور ہم آہنگی پیدا کرنے کی خاطر ایک پارٹی سسٹم کو رائج کیا جائے۔ مگر عوام کی اکثریت کی طرف سے اس کے خلاف آواز بلند ہوئی۔ چنانچہ حکومت نے اس بات پر مزید غور کرنے کے لئے چالیس ممبران پر مشتمل ایک کمیٹی کی تشکیل کی جو اس بات کا جائزہ لے گی کہ عوام کس حد تک آزادانہ طور پر اس کے حق میں ہیں۔ اس کمیٹی کی نمائندگی جہاں ملک کی مختلف سیاسی پارٹیوں کو دی گئی ہے وہاں پر مذہبی اداروں کو بھی نظر انداز نہیں کیا گیا اور انہیں بھی یہ حق دیا گیا ہے کہ وہ اس بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ مسلمانوں کی طرف سے اس موقعہ پر دو نمائندگان طلب کئے گئے ہیں جن میں سے ایک نمائندہ جماعتِ احمدیہ کی طرف سے تھا۔ اس سے قارئین کو اندازہ ہو سکتا ہے کہ اس ملک میں جماعت کو خدا کے فضل سے کتنی اہم پوزیشن حاصل ہے۔

ٹیلی ویژن

عرصہ زیرِ رپورٹ میں تین مرتبہ خاکسار کو ٹیلی ویژن پروگرام میں حصہ لینے کا موقعہ ملا۔ اس پروگرام میں جو مذہبی مباحثات کی ذیل میں ترتیب دئے گئے تھے۔ عیسائی پادری اور پروفیسر صاحبان سے تبادلہ خیالات ہوا۔ اب تک مندرجہ ذیل عنوانات پر دلچسپ بحث ہو چکی ہے۔ اور ہر ایک موقعہ میں خدا تعالیٰ نے اسلام کی تعلیم کو عیسائیت کی تعلیم پر برتر ثابت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔

۱۔ مذہب اور تعلیم
۲۔ مذہب اور اخلاق
۳۔ مذہب اور حکومت

زراعت

گزشتہ مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کے احباب کو زراعت کی اہمیت بتائی گئی تھی۔ اس ضمن میں جماعتوں کی طرف سے کچھ قطعاتِ زمین مشن کو کاشت کے لئے پیش کئے گئے ہیں۔ اس سکیم کے ماتحت فی الحال کم و بیش یکصد ایکڑ زمین زیر کاشت لائی جا رہی ہے۔ علاوہ ازیں ایک اور موزوں قطعہ جو فری ٹاؤن سے قریب ہی واقعہ ہے کے حصول کے لئے گفت و شنید جاری ہے۔ امید ہے کہ یہ قطعہ بھی جلد مل جائے گا۔ اس سکیم کا نفاذ وسیع پیمانے پر ملک میں کرنے کی کوشش جاری ہے۔

ایک اور سکول کا اجراء

مدینہ تانیہ ایک قصبہ ہے جو خالص طور پر مسلمانوں کی آبادی پر مشتمل ہے اور ری پبلک آف گنی کی سرحد پر واقعہ ہے یہاں پر عیسائی مشنری اپنا سکول کھولنا چاہتے تھے مگر وہاں کے عوام اور خود پیراماؤنٹ چیف کو یہ بات گوارہ نہ تھی۔ چنانچہ انہوں نے جماعتِ احمدیہ سے اس بارہ میں امداد طلب کی۔ ان کی اس درخواست پر مولوی عبدالشکور صاحب اور ٹیچر ابراہیم صاحب سیکرٹری تعلیم احمدیہ سکولز اس جگہ تشریف لے گئے حالات کا جائزہ لے کر سکول کے افتتاح کے لئے ۱۷؍ اپریل کی تاریخ مقرر کی گئی۔ سکول کی تقریبِ افتتاح بڑی کامیابی سے منعقد ہوئی۔ پانچ صد سے زائد احباب جن میں کثیر تعداد ری پبلک آف گنی کی تھی نے اس میں شرکت کی۔ اس موقعہ پر عوام کے علاوہ پانچ قریبی پیراماؤنٹ چیفس، ڈائریکٹر آف ایجوکیشن گنی۔ ڈسٹرکٹ آفیسر گنی۔ سپروائزر آف سکولز بمبالی ڈسٹرکٹ۔ انسپکٹر آف پولیس اور متعدد حاجیوں اور اماموں نے اس میں شرکت کی۔

اس افتتاحی تقریب کا ملکی اخبارات میں بھی تذکرہ ہوا۔ گو یہ جگہ مرکز یعنی فری ٹاؤن سے بہت دور ہے اور ذرائع آمد و رفت بھی بہت محدود ہیں تاہم اسلام کی ترقی کے یہاں پرورش امکانات موجود ہیں۔ اس وقت اسّی کے قریب طلباء داخل کئے جا چکے ہیں۔ بوجہ نیا علاقہ ہونے کے مولوی ناصر احمد صاحب کو یہاں بھجوایا گیا ہے۔

تبلیغی جلسہ

مسمبرا نامی قصبہ فری ٹاؤن سے ۳۲ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ یہاں پر جماعت قائم ہوئے ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ ۱۰؍ جون کو یہاں وسیع پیمانے پر تبلیغی جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ چونکہ یہ مرکزی میٹنگ تھی اس لئے ایک ماہ پیشتر ہی اس حلقہ میں لوکل مبلّغین اور مقامی دوستوں کے ذریعہ جلسہ کی تاریخ کا اعلان کروایا گیا ارد گرد کے تمام احمدی سکولوں کے اساتذہ اور علاقہ کے معزز احباب کو بھی جلسہ میں شرکت کی دعوت دی گئی تھی۔ جلسہ میں خدا کے فضل سے حاضری بہت تسلی بخش تھی۔ مسمبرا کے علاوہ ارد گرد کے گاؤں سے بھی احباب کثرت سے شریک ہوئے۔ خود فری ٹاؤن سے کئی احباب جلسہ سننے کی غرض سے تشریف لے گئے۔

وہاں کی جماعت نے جلسہ کے لئے نہایت عمدہ اور تسلی بخش انتظام کیا ہوا تھا۔ کھلے میدان میں جلسہ گاہ بنایا ہوا تھا جو عربی میں قطعات سے مزین تھا۔ باہر سے آنیوالی جماعتوں کے لئے گاؤں سے تقریباً پون میل باہر استقبال کے لئے سکول کے بچے اور بعض معززین پہنچے ہوئے تھے جنہوں نے اھلاً و سھلاً و مرحبا کہہ کر مہمانوں کا استقبال کیا۔

سکول کے ہیڈ ماسٹر کی درخواست پر متعلقہ ضلع کے سپروائزر آف سکولز بھی جلسہ میں شریک ہوئے۔ جلسہ کی کارروائی دو اجلاسوں میں کی گئی۔ پہلا اجلاس تلاوتِ قرآن سے ٹھیک گیارہ بجے شروع ہوا جس میں خاکسار نے جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے اس قسم کے جلسوں کی غرض و غایت بیان کی اور اس قلیل عرصہ میں جماعت نے جو ترقی حاصل کی اُس پر اظہارِ مسرت کیا۔ اس کے بعد ہیڈ ماسٹر صاحب نے اپنے سکول کی رپورٹ پڑھ کر سنائی جسے سنکر سپروائزر آف سکولز نے باوجود اختلاف عقائد اس بات کا کھلے طور پر اقرار کیا کہ جماعتِ احمدیہ اس ملک میں جو خدمات سر انجام دے رہی ہے وہ قابلِ ستائش ہیں۔ اس کے بعد مقامی مبلغ عبدالکریم صاحب نے ظہورِ مہدی کے موضوع پر احباب سے خطاب کیا۔ بعد میں مولوی عبدالشکور صاحب اور ایک مقامی دوست امام عبداللہ کول نے مختصر طور پر موقعہ کی مناسبت سے احباب سے خطاب کیا

یہ اجلاس سوا نبجے کے قریب ختم ہوا جس کے بعد نماز جمعہ کی تیاری کے لئے تھوڑا سا وقت دیا گیا اور پونے دو بجے جمعہ شروع ہوا۔

دوسرا اجلاس تین بجے بعد دوپہر شروع ہوا جس میں پانچ مقامی دوستوں نے تقاریر کیں۔ اور اس بات پر فخر کا اظہار کیا کہ احمدیت میں داخل ہو کر وہ ایک گہرے روحانی رشتہ میں منسلک ہو گئے ہیں۔ ساڑھے چار بجے شام جلسہ برخاست ہوا۔

دیگر مصروفیات

سیرالیون لائبریری کے انچارج کو سلسلہ کی کتب بھجوائی گئیں۔ اس طرح رسالہ مسلم ہیرلڈ، ریویو آف ریلیجنز۔ البشریٰ باقاعدہ خریداران اور دلچسپی لینے والے احباب کو ارسال کئے گئے۔

مسجد میں درس و تدریس کے علاوہ حکومت کی دعوت پر مختلف تقریبات میں شمولیت کی۔ بورڈ آف گورنرز برائے سیکنڈری سکول کی میٹنگ کی صدارت کی اور جماعت کی مجلس عاملہ کی میٹنگ میں بعض اہم معاملات پر غور کیا۔ تعلیمی پروگراموں کی توسیع کے بارہ میں حکومت کے وزراء سے متعدد بار ملاقات کی۔ مرکز۔ دیگر مشنوں اور احباب کی طرف سے آمدہ خطوط کے جوابات دئے گئے۔

عجیب بات ہے براعظم افریقہ میں مسلمانوں کی کثرت ہے۔ مغربی افریقہ کے آزاد ملکوں میں بھی کثرت مسلمانوں کی ہے مگر اقتدار عیسائیوں کے ہاتھوں میں ہے بیرونی سفارت خانے ابھی تک عیسائیت کو فروغ دینے میں تأمل نہیں کرتے۔ اس بارہ میں ایک خاص قسم کی مہم زیر عمل لائی جا رہی ہے۔ وہ یہ کہ بڑے بڑے سماجی اداروں اور کالجوں میں بعض غیر مسلم سفید فام لوگوں کو جنہیں اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں ہوتا ماہر اسلامیات کا خطاب دے کر ان سے لیکچر کروائے جاتے ہیں۔ گزشتہ دنوں مجھے بھی ایک ایسے لیکچر کو سننے کا موقعہ ملا۔

ریڈیو سیرالیون پر کئی بار یہ خبر نشر ہوتی رہی کہ مسٹر ونسنٹ مونٹیل (Mr. VINCENT MONTEIL) جو کہ اسلامیات کے ماہر ہیں اور جنہیں عربی زبان پر بھی عبور حاصل ہے مؤرخہ ۳ ربون کو فورے کالج (یونیورسٹی کالج آف سیرالیون) میں "اسلام افریقہ میں" کے موضوع پر تقریر کریں گے۔ شہر کے مسلمانوں کو اس لیکچر میں شمولیت کی خاطر ایک خاص ٹرانسپورٹ بھی مہیا کی گئی۔

خاکسار بھی اس لیکچر میں شریک ہوا مقرر نے اپنے موضوع سے ہٹ کر اسلام کی تعلیم پر اعتراض کئے۔ تقریر کے اختتام پر جب سوالات کا موقعہ دیا گیا تو خاکسار نے اوّل تو مقرر کی عربی دانی کی حقیقت واضح کی اور بعد میں وقت کی مناسبت سے اسلامی تعلیم کی حکمت پر روشنی ڈالی۔ اس موقعہ پر دیگر موجود مسلمانوں نے بہت خوشی اور مسرت کا اظہار کیا۔

عرصہ زیر رپورٹ میں مولوی ناصر احمد صاحب نے اپنے حلقہ کی آٹھ جماعتوں کا دورہ کیا۔ انفرادی تبلیغ کے علاوہ انہوں نے دو پبلک جلسوں کا انتظام کر کے ان میں پیغام حق پہنچایا۔ گزشتہ ایک ماہ سے انہیں نئے سکول مدینہ قائم میں بھجوایا گیا ہے۔

مکرم مولوی نظام الدین صاحب کے سپرد کبالا مشن ہے۔ اس علاقہ کے سکولوں کا انتظام بھی آپ کے سپرد ہے جسے وہ خوش اسلوبی سے چلا رہے ہیں۔ کبالا مشن میں پہنچ کر انہوں نے اپنے حلقہ تبلیغ کو وسیع کیا۔ دکانداروں اور حکومت کے عہدہ داروں سے بھی رابطہ قائم کیا۔ اور متعدد دوستوں کو عربی کی تعلیم دیتے رہے۔

مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب نے جو گھانا سے اسی سہ ماہی میں سیرالیون تشریف لائے ہیں بو مشن کا چارج لیا ہے اپنی تعلیمی مصروفیات کے ساتھ ساتھ پریس کے کام کی نگرانی بھی کرتے رہے اور اخبار المنسر یقین کریسنٹ شائع کیا۔ مسجد میں درس و تدریس اور خطبات کے علاوہ دو دفعہ جلسہ کر کے احباب سے خطاب کیا۔ یوم آزادی پر ایک جلسہ مسجد میں منعقد کیا اور آزادی کے ساتھ بڑھتی ہوئی ذمہ داریوں کی طرف احباب کی توجہ مبذول کرائی۔ ایک مرتبہ احمدیہ سیکنڈری سکول بورڈنگ ہاؤس کے طلباء سے بھی خطاب فرمایا۔

ہمارے ایک بہت مخلص احمدی عمرو کانو مختصر سی علالت کے بعد ۱۳ رمئی کو اچانک وفات پا گئے۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحوم نہایت نیک۔ صوم و صلوٰۃ کے پابند اور مالی قربانیوں میں بھی پیش پیش تھے۔ آپ کی وفات سے جماعت سیرالیون کو بہت نقصان ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اس جماعت کے اس خلاء کو پُر کرے اور مرحوم کے پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔ آمین۔

فضلِ عُمر فاؤنڈیشن کے لئے
احبابِ کرام کے مخلصانہ گرانقدر وعدے

۱۔	مکرم چوہدری نبی احمد صاحب	ایک لاکھ روپیہ
۲۔	〃 شیخ بشیر احمد صاحب	پندرہ ہزار 〃
۳۔	〃 ملک مبارک علی صاحب	بارہ ہزار 〃
۴۔	〃 چوہدری کرامت اللہ صاحب	دس ہزار 〃
۵۔	〃 چوہدری عبد الحمید صاحب	چھ ہزار 〃
۶۔	〃 چوہدری حمید نصر اللہ خاں صاحب	چھ ہزار 〃
۷۔	〃 شیخ فضل احمد صاحب شیخ بشیر احمد صاحب	چھ ہزار 〃
۸۔	〃 محمد شریف صاحب جنجوعہ	چھ ہزار 〃
۹۔	〃 ملک عبد اللطیف صاحب ستکوہی	پانچ ہزار 〃
۱۰۔	〃 میاں محمد یوسف صاحب انجنیئر	پانچ ہزار 〃
۱۱۔	〃 کرنل ڈاکٹر تقی الدین صاحب	پانچ ہزار 〃
۱۲۔	〃 ڈاکٹر محمد دین صاحب	پانچ ہزار 〃
۱۳۔	〃 حمید الدین احمد صاحب	پانچ ہزار 〃
۱۴۔	〃 حاجی بختیار احمد صاحب	پانچ ہزار 〃
۱۵۔	〃 سید تفضل حسین شاہ صاحب	پانچ ہزار 〃
۱۶۔	〃 چوہدری رشید احمد صاحب کاہلوں	پانچ ہزار 〃

میزان:- (دو لاکھ ایک ہزار روپیہ)

جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدارین خیرا۔ اللہ تعالےٰ ان احباب کرام کے اموال اور نفوس میں غیر معمولی برکت دے اور ہر آن ان کا حامی و ناصر ہو اور خدمتِ اسلام کے لئے مخلصانہ قربانیوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

(خاکسار سیکرٹری فضلِ عمر فاؤنڈیشن۔ حال ڈھاکہ)

انسپکٹران بیت المال کے لئے ضروری اعلان

مندرجہ ذیل انسپکٹران بیت المال کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ وہ فوری طور پر ربوہ پہنچ کر تعلیم القرآن کلاس میں جو ۴ر جولائی ۶۶ء سے شروع ہو رہی ہے اس میں شامل ہوں۔ جو احباب اس اعلان کو پڑھیں وہ متعلقہ انسپکٹران کو اطلاع کر دیں۔ اور اگر خود انسپکٹران پڑھیں تو اعلان پڑھتے ہی بغیر کسی انتظار کے ربوہ پہنچ جائیں۔

۱۔ مختار احمد شاہ صاحب خلیل میانوالی ۲۔ چوہدری ہدایت اللہ صاحب ڈسکہ
۳۔ حمید احمد صاحب ضلع منٹگمری ۴۔ خواجہ صفی الدین صاحب ٹوبہ ٹیک سنگھ
۵۔ عبد اللطیف صاحب سرگودہا۔

(ناظر بیت المال ربوہ)

درخواستِ دعا

(۱) میری بھانجی اور نسبتی بہن امسال ایف۔ اے اور بی۔ اے کا امتحان دے رہی ہیں احباب ان کی اعلےٰ کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

نیز میرے بھانجے کو گرنے کی وجہ سے بازو پر سخت چوٹ آئی ہے۔ احباب اس کی صحتِ کاملہ کے لئے بھی دعا فرماویں۔

(سعادت احمد خاں اکاؤنٹنٹ وکالتِ دیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

(۲) میرا بچہ عزیز زبیر پہلے سیڑھیوں سے گر گیا جس کی وجہ سے آنکھ کے قریب شدید زخم آیا۔ کچھ عرصہ بعد عزیز گھر کے کنوئیں میں گر گیا۔ دونوں دفعہ اللہ تعالےٰ نے غیر معمولی طور پر اسے بچا لیا اور اسے از سر نو زندگی عطا فرمائی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ اسے آئندہ بھی اپنی خاص حفاظت میں رکھے اور لمبی اور کامیاب زندگی عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

(میجر) محمد سعید از راولپنڈی

مجلس خدام الاحمدیہ کی مساعی

۱۔ ترگڑی ضلع گوجرانوالہ

وسیع پیمانہ پر ایک تربیتی جلسہ منعقد ہوا جس میں صوفی علی محمد صاحب اور مولوی مبارک احمد صاحب نے مختلف تربیتی امور کے بارہ میں تقاریر کیں۔ خدام کے علاوہ انصار بزرگوں اور مستورات نے بھی جلسہ سے استفادہ کیا۔

۲۔ لائل پور

احمدیہ انٹر کالیجیٹ ایسوسی ایشن کے ماتحت ایک خاص اجلاس منعقد ہوا۔ صدارت محترم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ نے فرمائی۔ محترم شیخ مبارک احمد صاحب مہمان خصوصی تھے۔ شیخ سمیع اللہ صاحب صدر ایسوسی ایشن کے مختصر سے تعارف کے بعد محترم شیخ مبارک احمد صاحب نے افریقہ میں اسلام کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ آپ نے افریقہ کی مذہبی حالت بیان کرنے کے بعد جماعت احمدیہ کی مساعی کا ذکر کیا۔ آپ نے بڑی تفصیل سے بتایا کہ جماعت احمدیہ کس کس طریق پر اسلام کی اشاعت کا کام کر رہی ہے۔ احمدیت کی نمایاں کامیابیاں اس بات کا پتہ دیتی ہیں کہ افریقہ کا آئندہ مذہب اسلام ہوگا۔ آخر میں صاحب صدر نے بھی مختصر سا خطاب فرمایا۔ یہ اجلاس بڑا کامیاب رہا۔ ایک سو کے قریب غیر از جماعت طلبہ نے شرکت کی۔

ایسوسی ایشن نے ربوہ کے دورہ کا پروگرام بھی بنایا۔ وفد میں ۱۳۰ احمدی طلباء ۶۰ غیر احمدی طلبہ اور دس مجلس کے عہدیدار شامل تھے۔ سید مشتاق احمد صاحب ہاشمی قائد لائل پور نے وفد کی قیادت کی۔ ربوہ پہنچ کر وفد نے سب سے پہلے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ حضور نے سب طلباء سے مصافحہ فرمایا اور پھر مختصر خطاب فرمایا۔ آپ نے طلبہ کو مشورہ دیا کہ وہ اپنی تعلیم اور ریسرچ میں قرآن کے بیان کردہ اصولوں کو ملحوظ رکھیں۔ اس مختصر سے خطاب میں حضور نے طلبہ کو بیش قیمت نصائح سے نوازا۔

اس کے بعد وفد نے صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے دفاتر دیکھے۔ اس کے بعد وفد جامعہ احمدیہ گیا جہاں پرنسپل جامعہ احمدیہ نے اس ادارہ کی غرض و غایت اور مقاصد سے آگاہ فرمایا۔ جامعہ کے ہال میں محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل نے طلبہ کے سوالات کے جوابات دئے۔ آخر میں محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے بڑے احسن طور پر طلباء تک پیغام حق پہنچایا۔ جامعہ احمدیہ میں غیر ملکی طلبہ سے تعارف کرایا گیا اور لٹریچر بھی دیا گیا۔ دار الضیافت میں دوپہر کا کھانا کھانے کے بعد وفد نے تعلیم الاسلام ہائی سکول اور تعلیم الاسلام کالج کی عمارات دیکھیں۔ پھر خلافت لائبریری میں مولانا دوست محمد صاحب شاہد نے لائبریری کے مختلف حصوں کا تعارف کروایا۔ اور تحریک آزادی کشمیر میں جماعت کی مساعی پر روشنی ڈالی۔ آخر میں طلبہ نے بہشتی مقبرہ دیکھا۔ اس کے بعد وفد واپس لائلپور روانہ ہو گیا۔

محترم رانا منظور احمد صاحب قائد علاقہ سرگودھا ڈویژن کی قیادت میں امریکن انجینئروں کا ایک وفد بھی ربوہ گیا وفد نے مختلف دفاتر دیکھنے کے علاوہ جماعت کے بزرگان سے ملاقات کی۔ واپسی سے قبل حضرت امیر المومنین کی خدمت میں بھی حاضر ہوئے۔ حضور نے ۲۵ منٹ وفد سے ملاقات کی۔ ربوہ میں ان کو لٹریچر پیش کیا گیا۔ یہ دورہ اگرچہ مختصر تھا لیکن بفضلہ تعالیٰ بڑا کامیاب رہا۔

۳۔ منڈھیالہ وڑائچ

منڈھیالہ وڑائچ میں تربیتی کلاس منعقد ہوئی۔ جس میں مرکز سے محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس مرکزیہ نے بھی شرکت فرمائی۔ ربوہ سے مولوی محمد حسین صاحب اسیالکوٹ سے سید احمد علی شاہ صاحب اور محترم بابو قاسم الدین صاحب اور گوجرانوالہ سے مکرم چوہدری خورشید احمد صاحب نے شرکت فرمائی۔ اس کلاس میں کل دو اجلاس ہوئے۔ آخری اجلاس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے تقریر فرمائی۔ اس سے قبل اسی روز ایک دعوت چائے کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں محترم صاحبزادہ صاحب اور علاقہ کے غیر احمدی معززین نے تبادلہ خیالات کیا۔

۴۔ ملتان شہر

ایک اجلاس عام، دو اجلاس مجلس عاملہ اور ایک جلسہ ہوا۔ اطفال کو امتحانات کی تیاری کروائی گئی اور سب اطفال شامل ہوئے تحریک جدید اور وقف جدید کے لئے خدام نے علی الترتیب ۲۰۰۰/- اور ۱۰۰۰/- کا وعدہ کیا۔ ۵ خدام نے ایک دن وقف کیا۔ ۵۰ پمفلٹ تقسیم کئے گئے۔ دو اطفال کو جن کی حالت نازک تھی ہسپتال داخل کروا دیا گیا۔ سات مریضوں کی عیادت کی۔ تعلیم کے دس خریدار بنائے گئے۔

۵۔ چنگا بنگیال

دو روزہ تربیتی اجتماع ۴ اور ۵ جون کو منعقد ہوا۔ اجلاس سے مولوی محمد شفیع صاحب اشرف مکرم سید مبارک احمد صاحب اور مکرم مرزا عبد الحق صاحب نے خطاب کیا۔ تین تربیتی اجلاس ہوئے۔ اطفال کے اجتماع میں علمی اور ورزشی مقابلے ہوئے۔ اطفال نے بڑی سرگرمی کا مظاہرہ کیا۔ آخر میں انعامات دئے گئے۔ یہ اجتماع ہر لحاظ سے بہت کامیاب رہا۔ اس اجلاس کی رپورٹ ملاحظہ فرما کر صدر مجلس خدام الاحمدیہ محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب نے اپنے قلم سے "جزاکم اللہ" کے الفاظ تحریر فرمائے۔

اللہ تعالیٰ جماعت کے نوجوانوں کی مساعی میں برکت دے۔ آمین

شعبہ اشاعت خدام الاحمدیہ مرکزیہ

دورِ خلافتِ ثالثہ

مسیحِ پاک کے پوتے کا یہ دورِ خلافت ہے
ہمیں اس دور سے واللہ محبت ہے ارادت ہے

ہر اک گام خلافت پر فرشتے ساتھ اٹھتے ہیں
بتائیدِ خدا افلاک کی حاصل حمایت ہے

خدائے آسماں کی رحمتیں ہیں اوّل و آخر
جہاں روشن ز نورِ آفتابِ احمدیت ہے

خزاں نا آشنا ہے باغِ ملت اس زمانے میں
سدا شاداب اپنا گلشنِ رشد و ہدایت ہے

بندھے ہیں ہم سبھی حبلِ اطاعت اور اخوت میں
دلوں پر قبضۂ قدرت ہے روحانی حکومت ہے

تہجد کی نمازوں میں دعائیں خوب ہوتی ہیں
دعاؤں کی اجابت ہے دلوں کو استقامت ہے

زبانوں پر خدائے پاک کی تعریف مستولی
دلوں میں بے بہا عشق و محبت کی حلاوت ہے

تعجب ہے وہ اب تک سرِّ وحدت کو نہیں سمجھے
دماغوں میں رعونت ہے دلوں میں کچھ عداوت ہے

ہر اک گھر بھر گیا ہے نورِ قرآں کی تجلی سے
ہر اک فردِ بشر شام و سحر محوِ تلاوت ہے

مساجد ہو گئیں آباد ہر ادنیٰ و اعلیٰ سے
ہمارا ہر کہ و مہ آج مصروفِ عبادت ہے

ہزاروں واقفینِ زندگی نکلے ہیں دنیا میں
کہ جن کا کام ہی صبح و مسا احیائے ملت ہے

زمین و آسماں اپنے خزانے پیش کرتے ہیں
خدائے لم یزل کا مضطرب دستِ سخاوت ہے

اٹھو اے سونے والو لوٹ لو جو لوٹ سکتے ہو
یہ دولت جس قدر مل جائے لینے کی ضرورت ہے

خدا کے دین کا چرچا نہ ہو کیوں شوقؔ دنیا میں
جنابِ میرزا ناصر کا یہ دورِ خلافت ہے

(عبد الحمید شوقؔ از بہاولپور)

مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر کیلئے زیورات کی پیشکش

احمدی مستورات کے نیک نمونے

(۱۳)

ہمارے محسن اعظم حضرت اقدس خاتم النبیین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ میں دین اسلام کی حفاظت کے لئے ایک مرتبہ مستورات نے آنحضور صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ارشاد مبارک پر اپنے عزیز زیورات اتار کر اپنے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت بابرکت میں پیش کر دئے۔

اسلام کی نشاۃ ثانیہ میں احمدی مستورات بھی اشاعت اسلام کے لئے قرون اولیٰ کی سی قربانیوں کا نمونہ پیش کر رہی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں ڈنمارک میں احمدیہ مسجد کی تعمیر کے لئے جو یورپین ممالک میں تبلیغ اسلام کا ایک ضروری حصہ ہے۔ حسب ذیل بہنوں کو اپنے قیمتی زیورات پیش کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اللہ تعالےٰ انکے اخلاص کو شرف قبولیت بخشے۔ اور انہیں اور ان کے خاندانوں کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں اور برکتوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

۸۵۔ محترمہ رابعہ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا غلام احمد صاحب شریف پور مغلاں ضلع جیکب آباد : بالیاں طلائی ایک جوڑی

۸۶۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نذیر احمد صاحب کیمل پور : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۷۔ محترمہ بیگم صاحبہ مرزا اعظم بیگ صاحب حیدرآباد سندھ : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۸۔ محترمہ بیگم صاحبہ مکرم ناصر احمد صاحب " " : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۸۹۔ محترمہ رقیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم معین الدین صاحب محلہ دارالیمن ربوہ : انگوٹھی طلائی ایک عدد

۹۰۔ محترمہ حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نصر اللہ خاں صاحب چک ۹۵ گ ب ضلع لائلپور : ہیر ٹاپ چاندی ایک جوڑی

۹۱۔ محترمہ نعمت بی بی صاحبہ اہلیہ چوہدری نور احمد صاحب سابق خزانچی صدر انجمن احمدیہ ربوہ : بالیاں طلائی ایک جوڑی

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

داخلہ بی ایس سی کورس میڈیکل ٹکنالوجی

دو سالہ کورس بی ایس سی۔ کراچی یونیورسٹی۔ آغاز ۱-۱۰-۶۶ء

مقاصد۔ بنیادی سائنس ڈیپارٹمنٹس یا میڈیکل لیبارٹریز میں کام کی مہارت۔

شرائط :۔ انٹرمیڈیٹ۔ سائنس (فزکس کیمسٹری۔ بیالوجی)

درخواستیں ۱۵/۹/۶۶ تک بنام ڈائریکٹر

ضروری کوائف :۔ نام۔ عمر۔ ایڈریس۔ ولدیت۔ تعلیم۔

مصدقہ نقول اسنادات ڈومیسائل سرٹیفکیٹ و میڈیکل سرٹیفکیٹ شامل ہوں۔

داخلہ ہیلتھ ٹیکنیشنز ٹریننگ انسٹیٹیوٹ کوئٹہ

ڈیڑھ سالہ کورس۔ وظائف ماہانہ -/۷۰ ماہوار برائے مستحقین انٹرویو ۲۵/۷/۶۶

شرائط :۔ میٹرک فرسٹ ڈویژن (سائنس۔ فزیالوجی۔ ہائی جین) عمر ۱۵ تا ۱۹ سال سرد علاقہ

درخواستیں بشمول مصدقہ نقول اسنادات درج ذیل ۲۰/۷/۶۶ تک بنام پرنسپل۔

۱۔ میٹرک سرٹیفکیٹ ولدیت دس تصدیق مضمون دار نمبر ۲۔ میڈیکل و ڈومیسائل سرٹیفکیٹ ۲۵/۶/۶۶

(ناظر تعلیم)

مجالس خدام الاحمدیہ متوجہ ہوں

تمام وہ مجالس جنہوں نے ابھی تک ماہ جون کا چندہ مرکز میں نہیں بھجوایا ان سے التماس ہے کہ ماہ جون کا چندہ فوراً مرکز میں بھجوادیں۔ دیہاتی مجالس سے خصوصی درخواست ہے۔ کہ وہ اپنے بجٹوں کے پورا کرنے کی طرف متوجہ ہوں۔ کیونکہ گندم کی فصل کی وجہ سے اب ان کے لئے ادائیگی ممکن ہے۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

تعمیر مسجد احمدیہ ڈنمارک۔ اور۔ لجنات اماء اللہ ممالک بیرون

(۳)

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے بیرونی ممالک کی جن لجنات اماء اللہ کو سیدنا حضرت المصلح الموعود نور اللہ مرقدہٗ کی خلافت بابرکت پر باون سال گذرنے کی خوشی میں مسجد احمدیہ ڈنمارک کی تعمیر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔ ان کے اسماء گرامی درج ذیل ہیں۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء فی الدنیا والآخرۃ قارئین کرام سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

۱۵۔ مسز شریفہ امینہ رحمان صاحبہ سنگاپور ۱۰۔۰۰ طلائی ڈالر

۱۶۔ مس شریفہ رقیہ صاحبہ " ۵۔۰۰ "

۱۷۔ مس شریفہ عین اللہ صاحبہ " ۵۔۰۰ "

۱۸۔ مسز شریفہ رحیمہ صاحبہ " ۵۔۰۰ "

۱۹۔ مسز حنیفہ ملک صاحبہ " ۵۔۰۰ "

۲۰۔ مسز عظمت بی صاحبہ " ۳۔۰۰ "

۲۱۔ مسز اے مجید صاحبہ " ۱۔۰۰ "

[redacted]

انیس ۱۹ سالہ کتاب دفتر دوئم کی اشاعت کے چھ مراحل

سیکرٹریان تحریک جدید سے خصوصاً اور احباب جماعت سے عموماً یہ درخواست ہے کہ انیس سالہ کتاب دفتر دوئم کی تیاری کے لئے جو چھ مراحل درپیش ہوں گے ان میں سے ہر ایک مرحلہ کی کامیابی کے لئے وہ دفتر ھذا سے پورا پورا تعاون فرمائیں۔

اس کتاب میں کم و بیش بیس ہزار افراد کی شمولیت کی توقع ہے اس لئے اس کتاب کی تکمیل دفتر اوّل کی کتاب کی تکمیل سے کہیں زیادہ مشکل ہے۔ تاہم اس کٹھن کام کو مرحلہ بہ مرحلہ پوری توجہ دی گئی تو انشاء اللہ تعالیٰ جلد کامیابی کی امید کی جاسکتی ہے۔ وہ چھ مراحل مندرجہ ذیل ہیں:۔

اوّل۔ ان تمام افراد کے ناموں کی فراہمی جو یکم نومبر ۱۹۶۵ء سے پہلے دفتر دوئم میں کم از کم تین سال تک شامل رہے ہوں۔

دوئم۔ دفتری ریکارڈ کے مطابق وعدہ اور وصولی کی پوزیشن مسودہ کتاب پر درج کرنا

سوئم۔ مقامی اور مرکزی مسودات کا موازنہ کرنے کے بعد متعلقہ افراد کو بذریعہ مقامی عہدیداران بقایاجات کی اطلاع دینا اور ادائیگی کی تحریک کرنا۔

چھارم۔ بقایاجات کی وصولی کے لئے ایک سال کی مہلت دینے کے بعد مسودہ کتاب کو اخبار الفضل میں بالاقساط شائع کروانا۔

پنجم۔ عہدیداران مقامی کا مرکزی مسودہ کی تصدیق کرنا۔

ششم۔ انیس سالہ ریکارڈ کو کتابی صورت میں شائع کرنا۔

اس سلسلہ میں احباب کے مفید مشورے بھی ہمارے دلی شکریہ کے مستحق ہوں گے۔

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

برائے لجنات اماء اللہ

ہمارا مالی سال ختم ہونے میں صرف تین ماہ باقی ہیں اسلئے لجنات کی تمام عہدیداران خصوصاً سیکرٹریان مال سے گذارش ہے کہ وہ چندہ فراہم کرنے میں اپنی کوششوں کو تیز تر کردیں تاکہ وہ وقت کے اندر اپنا بجٹ پورا کرسکیں۔

چندہ سالانہ اجتماع فی ممبر کم از کم آٹھ آنے ہے صاحب استطاعت بہنیں اس سے زیادہ دے سکتی ہیں۔ یہ چندہ بھی ابھی سے جمع ہو کر مرکز میں پہنچنا شروع ہو جانا چاہیئے تا اجتماع کے انتظامات کے لئے بروقت کام میں لایا جاسکے۔

نیز چندہ ناصرات الاحمدیہ بجٹ سے کم ہے اسلئے ناصرات کو بھی اپنا بجٹ پورا کرنے کی طرف پوری توجہ دینی چاہیئے کیونکہ یہ کمزوری ہماری قوم کی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتی۔ خدا تعالیٰ ہم سب کو اپنے فرائض کما حقہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔ (سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ ربوہ)

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان، سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرما لیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۸۲۹۰ :۔

میں عنایت بیگم زوجہ نذیر احمد رشید قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۳۵ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ اس کے علاوہ میری کوئی آمد نہیں۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ صد روپے جو ابھی بذمہ خاوند واجب الادا ہے

۲۔ میرا زیور حسب ذیل ہے :۔

(i) طلائی گلوبند وزنی ۲½ تولہ مالیتی -/۳۰۰

(ii) انگوٹھی وزنی ۳ ماشہ مالیتی -/۳۰

(iii) کانٹے وزنی ۱ تولہ مالیتی -/۱۲۰

(iv) چھب نقرئی وزنی ۲ تولہ مالیتی -/۱۰

کل میزان -/۹۰ ۴

میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر میری یہ وصیت حاوی ہو گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن پاکستان ربوہ ہوگی

میری یہ وصیت ۱/۴/۶۶ سے منظور فرمائی جاوے۔

الامۃ :۔ عنایت بیگم

گواہ شد :۔ نذیر احمد رشید خاوند موصیہ

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مبلغ پانچ سو روپے حق مہر میری بیوی کی میرے ذمہ واجب الادا ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ وصیت کی ادائیگی کا ذمہ دار ہوں گا۔

العبد :۔ نذیر احمد رشید۔ مکان نمبر ۴ احمد سٹریٹ ۳۱ شاہدرہ۔ لاہور

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال وارد شاہدرہ۔ لاہور

گواہ شد :۔ احمد نواز مکان ۲ گلی شاہدرہ لاہور

مسل نمبر ۱۸۲۹۱ :۔

میں امیر بیگم زوجہ سردار محمد صاحب قوم بھٹے پیشہ خانہ داری عمر ۴۸ سال پیدائشی احمدی ساکن شاہدرہ ڈاک خانہ خاص ضلع لاہور۔ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۹/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد موجودہ اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔

۱۔ حق مہر مبلغ پانچ سو روپے جو کہ ابھی بذمہ خاوند ہے،

۲۔ میرا زیور کوئی نہیں۔ میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

۳۔ مجھے میرے خاوند کی طرف سے مبلغ دس روپے ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری وصیت ۱/۴/۶۶ سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :۔ امیر بیگم بقلم خود معرفت طب جدید ۳۵ مین بازار۔ شاہدرہ۔

گواہ شد :۔ سردار محمد خاوند موصیہ۔

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا حال وارد۔ شاہدرہ

مسل نمبر ۱۸۲۹۲ :۔

میں محمد حنیف قریشی ولد محمد شفیع صاحب قریشی پیشہ طالب علم عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰۔ اپریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میں تعلیم الاسلام کالج کا طالب علم ہوں میرے والد صاحب مجھے ہر ماہ اپنی دکان کی آمد سے مبلغ یک صد روپیہ ماہوار دیتے ہیں۔ میں اپنی اس آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ اور تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ نیز اگر کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

والسلام خاکسار محمد حنیف قریشی ولد قریشی محمد شفیع الکیمسٹس گولبازار ربوہ

گواہ شد :۔ خواجہ عبدالمومن زعیم حلقہ گولبازار ربوہ

گواہ شد :۔ سید مبارک احمد سرور انسپکٹر وصایا

مسل نمبر ۱۸۲۹۳ :۔

میں نصرت جہاں بنت نواب مسعود احمد خان صاحب قوم افغان پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۳/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں :۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ۲۵ روپے ماہوار جیب خرچ ہے جو میرے والدین کی طرف سے مجھے ملتا ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے بعد اگر کوئی جائداد یا مزید آمد پیدا کروں تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد میری جس قدر جائداد ثابت ہو وہ بھی اس وصیت کی تابع ہوگی۔

الامۃ :۔ نصرت جہاں بنت نواب مسعود احمد خان۔

گواہ شد :۔ مسعود احمد خان دارالصدر ربوہ

گواہ شد :۔ محمد احمد خان دارالصدر۔ ربوہ

مسل نمبر ۱۸۲۹۴ :۔

میں شیخ محمد ادریس ولد شیخ محمد یعقوب قوم شیخ نانون گو پیشہ تجارت عمر ۲۶ سال پیدائشی احمدی ساکن ۵/۱/۱۳ جوی خوش حال داس سٹریٹ سکلوڈ روڈ کراچی ۱ ضلع کراچی صوبہ مغربی پاکستان۔ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۹ را پریل ۱۹۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میں نے تجارت کا کام شروع کیا ہے فی الحال مجھے ماہوار آمد مبلغ ۲ صد روپے ہوتی ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد میں کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میری جس قدر جائداد ثابت ہوگی۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

فقط ۲۹۔ اپریل ۱۹۶۶ء

العبد :۔ شیخ محمد ادریس بقلم خود۔

گواہ شد :۔ شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی

گواہ شد :۔ خواجہ محمد اسماعیل ۲/۷ اسی لیاقت آباد۔ کراچی نمبر ۱۹۔

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
مینیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے
خط و کتابت کیا کریں۔

ماہنامہ بلند پایہ تربیتی "انصار اللہ" کی خریداری بڑھانے کے نیک کام میں تعاون فرمائیے۔ (نائب قائد اشاعت انصار اللہ مرکزیہ)

ہفتہ وصولی چندہ تحریک جدید

یکم جولائی تا ۷ جولائی سنہ ۱۹۶۶ء

(محترم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

مکرم وکیل المال صاحب تحریک جدید کی درخواست اور خواہش کے مطابق جو الفضل ۱۱ جون ۶۶ء صفحہ ایک کالم نمبر ۵ پر شائع ہو چکی ہے یکم جولائی سے ۷ جولائی تک ہفتہ تحریک جدید منایا جا رہا ہے۔ جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ اس ہفتہ پوری توجہ اور محنت سے اور کسی قسم کا وقت ضائع کئے بغیر تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کے لئے کوشش کریں۔ اس کے لئے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب سے رسید بک حاصل کر لیں اور صرف انہی رسید بکوں پر وصول کریں۔

امید ہے مجالس سنہ رسید بکیں حاصل کر کے یکم جولائی سے وصولی کا کام پوری تندہی سے شروع کر دیا ہو گا یہ ہفتہ ختم ہوتے ہی رسید بکیں مع وصول شدہ چندہ کے مقامی امیر یا پریذیڈنٹ صاحب کے سپرد کر کے ان سے رسید حاصل کر لیں۔

یہ نہایت ہی اہم کام ہے جو خدام الاحمدیہ نے خود کہہ کر اپنے ذمہ لیا ہے ایسا نہ ہو کہ ہماری کسی سستی کی وجہ سے مجلس کے نام پر حرف آئے۔ پس قائدین مجالس پوری ہمت، محنت، شوق، توجہ اور ذمہ داری سے اس ہفتہ کو کامیاب بنائیں۔ اور اس کے بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کو اس کی فوری اور مکمل اعداد و شمار کے ساتھ اطلاع بھجوا دیں۔ ۲۰ جولائی ۱۹۶۶ء تک جن مجالس کی طرف سے اطلاع مل جائے گی ان کے نام سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں دعا کی غرض سے پیش کئے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ سب مجالس کو اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

مرزا رفیع احمد
(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی یکم جولائی۔ عوامی جمہوریہ چین کے وزیر اعظم مسٹر چو این لائی راولپنڈی کا دو روزہ دورہ ختم کر کے کل صبح سنکیانگ روانہ ہو گئے انہوں نے پاکستان کی سرحد عبور کرتے ہوئے صدر ایوب کے نام ایک پیغام میں کہا کہ پاکستان اور چین کی دوستی روز بروز مضبوط ہوتی جائے گی۔ راولپنڈی سے مسٹر چو این لائی کو نہایت پر جوش طریقے سے رخصت کیا گیا۔

مسٹر چو این لائی کا چینی طیارہ صبح سات بج کر تیس منٹ پر چکلالہ کے ہوائی اڈہ سے روانہ ہوا۔ طیارے میں سوار ہونے سے قبل مہمان وزیر اعظم نے صدر ایوب کے ساتھ بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور طیارے کی سیڑھیوں کے قریب جا کر معانقہ کیا۔ صدر نے چو این لائی سے کہا کہ وہ وزیر خارجہ مارشل چن ژی اور دوسرے دوستوں کو ان کی طرف سے نیک تمناؤں کا پیغام پہنچا دیں۔

مسٹر چو این لائی کو رخصت کرنے کے لئے صدر ایوب کے علاوہ قومی اسمبلی کے سپیکر مسٹر عبد الجبار خان، صدارتی کابینہ کے وزراء، قومی اسمبلی کے ارکان، سفارتی نمائندے، اعلیٰ فوجی و سول افسر اور عمائدین شہر بھی چکلالہ کے ہوائی اڈے پر موجود تھے۔

سائیگون یکم جولائی
امریکی فضائیہ کے بمباروں نے چین کا انتباہ نظر انداز کرتے ہوئے کل صبح شمالی ویٹ نام کے دار الحکومت ہنوئی کے نواح میں پھر زبردست بمباری کی۔ پرسوں بھی امریکی طیاروں نے اس علاقے میں شدید بمباری کی تھی۔ جس پر چین نے متنبہ کیا تھا کہ اگر امریکہ نے دوبارہ ہنوئی کو نشانہ بنایا تو چین بھی جنگ میں کود پڑے گا۔

سائیگون میں امریکی فوجی کمان کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ امریکہ کے ایف ۱۰۵ بھاری بمباروں نے جمعرات کی صبح کو ہنوئی کے نواح میں ایک اور زبردست حملہ کیا ہے۔ یہ حملہ پیٹرول کے ایک بہت بڑے ذخیرے پر کیا گیا۔ یہ ذخیرہ ہنوئی شہر سے صرف ۷ میل دور ہے۔ اس اثناء میں شمالی ویٹ نام کی سب سے بڑی بندرگاہ ہائی پھونگ پر امریکی بمباری کی شدید مذمت کی جا رہی ہے۔ بین الاقوامی سیاسی حلقے صدر جانسن کے اس اقدام پر ششدر رہ گئے ہیں۔ انہوں نے کہا ہے کہ امریکہ کے اس اقدام سے دنیا تیسری عالمگیر جنگ کے شعلوں کی لپیٹ میں آ جائے گی۔ سفارتی حلقوں نے اس اطلاع کو معنی خیز قرار دیا کہ امریکی بمباری کے بعد شمالی ویٹ نام کے صدر ہوچی منہ خفیہ طور پر ماسکو یا پیکنگ روانہ ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو پہنچنے والی خبروں کے مطابق کل کی بمباری سے سینکڑوں شہری ہلاک ہو گئے ہیں۔ اور تیس مربع میل کا علاقہ جل کر خاک ہو گیا ہے۔ پیٹرول کے ذخیروں پر بمباری سے پچاس مربع میل کے علاقہ پر آگ پھیل گئی۔ لیکن اس پر قابو پا لیا گیا۔ ہنوئی میں ایک سرکاری ترجمان نے بتایا کہ حملہ کرنے والے طیاروں کی تعداد ۱۰۰ کے لگ بھگ تھی۔ اور ان ۱۰۰ طیاروں میں سے سات گرا لئے گئے۔

تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں موسمی تعطیلات

ربوہ ۳۰۔۔۔۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ میں ۳۰ جون ۶۶ء سے موسمی تعطیلات شروع ہو گئی ہیں سکول دوبارہ ۷ ستمبر کو کھلے گا۔ البتہ جماعت دہم کی پڑھائی ۲۲ اگست سے شروع ہو جائے گی۔

سکول میں گزشتہ تین ہفتوں سے جو ہاؤس ٹورنامنٹ شروع تھا۔ اس کے اختتام پر ۳۰ جون کو سٹاف اور طلبا کے مابین ایک کرکٹ میچ ہوا۔ بعد میں مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر نے ہاؤس ٹورنامنٹ میں اچھے کھیل کا مظاہرہ کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم کئے "عزیز ہاؤس" بڑے اور چھوٹے گروپ دونوں میں اول آیا اور خاص انعام کا مستحق قرار پایا۔

(محمد ہارون خان سٹاف سیکرٹری)

بغداد یکم جولائی۔ بغداد ریڈیو کے مطابق عراق میں حکومت کا تختہ الٹنے کی کوشش کی گئی تھی جسے ناکام بنا دیا گیا ہے اس سازش کے سرغنہ عارف عبد الرزاق تھے۔ جنہیں گرفتار کر لیا گیا ہے ان کی کمان میں فوج کے ایک حصہ نے بغاوت کی تھی۔

عارف عبد الرزاق کے ساتھیوں کو بھی گرفتار کر لیا گیا ہے۔ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے ملک میں ۔ ۔ ۔ امن و امان بحال کر دیا گیا ہے اور صورت حال ہر طرح قابو میں ہے۔

یوم تعطیل

مورخہ ۲ جولائی ۱۹۶۶ء بروز ہفتہ یوم سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موقع پر دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی اس لئے ۳ جولائی کا پرچہ شائع نہیں ہوگا۔

(منیجر الفضل)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۴۳۴